پچاس پچاس اور سو سو جلدیں خرید
فرمانے کا وعدہ کیا ہوا ہے
ہم کو امید ہے کہ وہ اپنے وعدہ
کی طرف خیال فرمائیں گے۔
جن احباب کی درخواستیں ایک
ایک دو دو جلدوں کے لئے آئی
ہوئی ہیں اون کی خدمت میں
اور خریداران اخبار کی خدمت
میں رپورٹ بصیغہ وی پی روانہ
ہو رہی ہے۔ ہم ایک بار اور کہنا
چاہتے ہیں کہ رپورٹ کی متعدد
جلدیں خریدنے والے احباب
نے محض اعانت کارخانہ الحکم
اور اشاعت مشن کو ملحوظ رکھا
ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ چاہیگا
تو اس امداد پر جو وعدے پورے
ہونے کی صورت میں جس کی
کامل امید کی جاتی ہے ہم کسی
اور مفید کام کرنے کے قابل ہو
سکیں گے کیونکہ مالی مشکلات ہی
ہم کو سب مشکلات ہیں۔ تمام درخواستیں
خاکسار ایڈیٹر الحکم کے
نام آنی چاہئیں۔

خونی پھول۔ برسوں سے باغات دنگین
ذلع روم سرخ گلاب کے پھولوں کے
لئے مشہور رہیں اور انہیں خوشبو بھی ایسی
ہوتی ہے کہ تمام یورپ میں مشہور ہیں
اب کسی نے دریافت کیا ہے کہ پوپ
روم کا مالی درختوں کو بجائے پانی کے
خون سے سینچتا ہے لیکن ان میں سے
ایک درخت ایسا ہے جو صرف آدمیوں کی
قبروں ہی پر سرسبز رہتا ہے اور انہیں
مقامات پر جمتا ہے جہاں بہت خون
ریزی ہوئی ہے۔ ایسی ہی روایتیں پھولوں
کی نیو مارکٹ میں مشہور ہیں۔ یہ
مقام ایک عجیب پرانی خندق کے
لئے بہت مشہور ہے جو مخالفت
جنگ کے لئے کھودی گئی تھی۔
اب یہ خندق آدمیوں کی ہڈیوں
سے بھری ہوئی ہے یہ مقام
ڈارنسکم تک چھ میل
لمبا ہے۔ اسی مقام بلیڈی
فلاور (خونی پھول) ہوتے ہیں
یہ پھول پانچ پانچ پنکھڑیوں کا
ایک نہایت سرخ یا عنابی
ہوتا ہے اور جون جولائی کے
مہینے میں بکثرت ہوتا ہے
جس فصل میں یہ پھول
کھلتے ہیں صدہا آدمی گل چینی کے
لئے آتے ہیں۔

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں
خاک میں کیا صورتیں ہونگی کہ پنہاں ہوگئیں

نواب لفٹنٹ گورنر برہما سر فریڈرک
فرائر صاحب کی نسبت جو رخصت
پر ولائت تشریف لے جانے
کی خبر تھی وہ غلط ثابت
ہوئی ہز آنر ۲۷ر جنوری کو کلکتہ
سے رنگون کو روانہ ہوئے
دوران قیام کلکتہ میں بہت سی
ضروری باتوں کا گورنمنٹ ہند
کے ساتھ تصفیہ کر گئے ہیں۔
یہ بات طے ہو گئی ہے کہ لوور
برہما کے لئے ایک چیف
کورٹ قائم ہوگی جس میں
بالفعل تین جج ہوں گے
اور سول افسران برہما
کی تنخواہیں پنجاب اور ممالک
متوسط کے پیمانہ ہوں گی
سب سے بڑا جھگڑا
رنگون میونسپلٹی کے متعلق
یہ فیصلہ ہوا کہ ایک
بڑی معقول آمدنی کی زمین جو
گورنمنٹ نے ضبط کر لی تھی
وہ میونسپلٹی کو واگزار کی
گئی۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ نے
۳۰ لاکھ روپیہ پبلک
ورکس کے لئے سال رواں
میں اور منظور کیا ہے اور برہما
روبی مائن کمپنی کے کرایہ میں جناب
وزیر ہند ۲ لاکھ روپیہ کم کر دیا
کیونکہ چند سال سے کانہائے یاقوت
میں منافع بہت کم رہا۔

برقی پیغام بغیر تار کے۔ یہ ہمارے زمانہ
کی ایک عجیب ایجاد ہے جو ایک اٹلی کے
باشندے مارکونی نے حال میں دریافت
کی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ ٹیلیگراف
کی تار بلیوں پر کر کے کھنچائیں اور اوس کی
لاگت اور نگرانی کا خرچ اٹھایا جائے
بلکہ بغیر اوس کی مدد کے ہی برقی رو سے
پیغام ایک مقام سے دوسرے مقام تک
جا سکتے ہیں۔ برقی رو اس مشین کے ذریعہ
سے باہر بھیجی جاتی ہے۔ اس آلہ کے
بڑے بیلن میں ایک برقی بیٹری کام
کرتی رہتی ہے اور اس کے محاذ میں پیتل
کے چار گولے میں جنکے مابین چنگاریاں پیدا
ہوتی ہیں۔ بائیں ہاتھ کا گولہ ایک تار کے ساتھ
ملا ہوا ہے جو بلند کنڈکٹر کی طرف جاتی ہے۔
پچھلے دنوں محل آسبورن میں جو حضور ملکہ
معظمہ کا محل ہے اس مشین پر تجربے کئے
گئے ہیں جبکہ حضور قیصرہ ہند کے پیغامات
حضور پرنس آف ویلز کے پاس جو سمندر میں
اپنے جہاز میں تفریحی سفر کر رہے تھے
جایا کرتے تھے۔

پاک شاعری

مسدس از فیروز ڈسکوی بر نظم حضرت اقدس و در مدح قرآن شریف

کلام پاک خالق کی عجب عظمت عجب شان ہے
کہ مثل مہر تاباں چرخ رفعت پر درخشاں ہے
نجوم آسماں کی طرح ہر اک نقطہ رخشاں ہے
مثال کہکشاں ہر ایک سطر اسکی نمایاں ہے
جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

کلام پاک ربانی ہے جگ میں گوہر یکتا
چمک میں آفتاب آسماں ہرگز نہیں ویسا
زمین و آسماں میں جگمگاتا نور ہے اس کا
ہے اک اک لفظ میں اسکے عیاں اللہ کا جلوہ
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں غور کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

نہیں ویسا درخت پر ثمر اک باغ قدرت میں
جو خوشبو اس میں ہے ہرگز نہیں گلہائے جنت میں
یہ ہر اک پھول سے ہے بڑھ گیا خوشبو و نکہت میں
معطر ہوگئے سارے دماغ اس کی صداقت میں
بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

کہیں حق کے گلستاں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
کہیں اس باغ و بستاں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
کہیں اس نور تاباں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
کہیں اس مہر رخشاں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
کلام پاک رحماں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

زمیں پر کوئی ہو نہ سماوات یا فلک پر ہو
نہ اس خورشید تاباں سے کہیں وہ نور باہر ہو
حکیمان جہاں کا قول کوئی کتنا ہی محکم ہو
کلام پاک رحماں کے نہ پھر ہرگز وہ ہمسر ہو
خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

بشر کتنا ہی اپنے زور و کوشش کرے کتنی
مدد کو وہ بلائے ساتھ اپنے سب جہاں کو بھی
نہ اسکے قول کو نسبت کلام حق سے ہو اتنی
کہ نسبت آفتاب چرخ کو ذرہ سے ہو جتنی
ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی
سخن میں اس کے ہمتائی کہاں مقدور انساں ہو

نظر آتا نہیں قرآن سا نور نظر ہرگز
نہ ایسا چشم دل کو ہے کوئی کحل البصر ہرگز
نظیر اس کی نہ کوئی لا سکیں جن و بشر ہرگز
نہیں دنیا میں ایسا چاند کوئی جلوہ گر ہرگز
بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اس پہ آساں ہو

کلام حق کو کہنا افترا اور جعل اور جھوٹا
بلا شک ہے خدا کے عرش کو یہ قول لرزاتا
یہ ایسا بول تمکو بولنا ہرگز نہیں زیبا
کلام پاک کی تکذیب یوں کرنا نہیں اچھا
ذرا سے ہو گر کچھ پاس شان کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بوئے ایماں ہو

مقابل میں کلام اللہ کے کیا توریت کی شاں ہو
یہ انجیل محرف کب کلام حق کے شایاں ہے
جو بیبل ہے پڑھے اس میں کیا طاقت کہ یکجا ہے
تصرف ہی بشر کا اس میں اور یہ قول رحماں ہے
خدا سے غیر کو جتنا بنانا سخت کفراں ہے
خدا سے کچھ ڈرو یارو یہ کیسا کذب و بہتاں ہے

سعادت و صداقت میں فقط قرآں ہے یکتا
نظیر اسکی نہیں ممکن تصور میں کبھی اصلا
خدا کی ذات واحد کا نہیں جس طرح ہمتا
کلام پاک کا بھی کوئی ہمسر ہو نہیں سکتا
اگر اقرار ہے تمکو خدا کی ذات واحد کا
تو پھر کیوں اعتقاد دل میں تمہارے شرک پنہاں ہے

خدا کے پاک قرآں سے جو منہ پھیرا ہوا ہے
جو اس بیبل محرف کو کلام حق ہو مانے ہے
جو وید و ژند کو مانو کلام حق جہالت ہے
حماقت ہوگئی تم جو کلام پاک رحماں کے
یہ کیسے پڑ گئے دلبر تمہارے جہل کے پردے
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوف یزداں ہو

محبت میں رہا قرآں کے فیروز دیوانہ
بجا کہتا ہے ہر اک کو کہ ہے سچا یہ پروانہ
ہر اک کو چاہیے اس شمع کا ہو جائے پروانہ
نہ پروا اسکی حق گو کو کوئی کچھ اسکی پروا نہ
ہمیں کچھ کیں نہیں پیارو نصیحت ہے یہ مخلصانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہو

نعت رسول مقبول

مرے جسم اور جاں اندر محمد ہے محمد ہے
مرے روح و رواں اندر محمد ہے محمد ہے
جو انسانوں میں کامل ہے وہ نورانی جو افضل ہو
ہے قرآں جیکی شان اندر محمد ہے محمد ہے
درود اس پہ کہیں شام و سحر انس و ملائک سب
زمین و آسماں اندر محمد ہے محمد ہے
مشام جاں اسکی بوئے الفت سے معطر ہے
ہر اک گل و بستاں اندر محمد ہے محمد ہے
ہوا خود احد جلوہ گر جو ذات پاک احمد میں
نہاں اندر عیاں اندر محمد ہے محمد ہے
محمد بن نہ چمکا تا نہ پھر گردوں میں آوارہ
شفیع ہر دو جہاں اندر محمد ہے محمد ہے
عرب میں چین میں ایران و کنعان روم و دریا میں
اور اس ہندوستاں اندر محمد ہے محمد ہے
کہا عیسیٰ نے سردار جہاں[۱] انجیل میں جسکو
وہ سردار اس جہاں اندر محمد ہے محمد ہے
محمد کی محبت میں سدا سرشار ہے خادم
مرے دل اور زباں اندر محمد ہے محمد ہے

از خاکسار

خادم حسین بھیروی

تخلص خادم

۱؎ دیکھو انجیل یوحنا ۱۲ باب ۵ آیت۔
۲؎ دیکھو انجیل یوحنا ۱۴ باب ۱۱ آیت۔

تذکرہ

ابوبکر صدیق رض

نام وحلیہ وغیرہ - عبد اللہ ابن ابی قحافہ - عام فیل سے دو برس بعد پیدا ہوئے - جسم مبارک دُبلا تھا - آنکھیں ذرہ اندر بیٹھی ہوئی تھیں - خوبصورت تھے اور چہرہ کسیقدر گول تھا اور فصیح اللسان تھے -

عام باتیں - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں دو برس چھوٹے تھے - آزاد مردوں میں سب سے پہلے مشرف باسلام ہوئے اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق فرمائی - اور اوروں کو ترغیب دلائی - آپ عشرہ مبشرہ اور اصحاب کبار میں داخل ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کمال ایمان کی وجہ سے صدیق کہلاتے ہیں - وسیع الاخلاق تھے - حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہجرت کی اور غار میں جب آپ تشریف لے گئے تو جناب ابوبکر کے سوا دوسرا کوئی ساتھ نہ تھا - اسی وجہ سے آپ کو یار غار بھی کہتے ہیں - تمام لڑائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہتے تھے اور آپکے جسم مبارک کی گویا سپر ہوا کرتے تھے - اشاعت اسلام کے لئے اپنا کل اثاث البیت خرچ کر دیا - مسلمانوں کی ہمدردی اور غمخواری میں ہمیشہ مصروف رہتے تھے - آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک اور عظیم الشان تعلق یہ بھی تھا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ مطہرہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہونے کا فخر آپ ہی کو تھا - حضرت ابوبکر صدیق کی شان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث عام طور پر مشہور ہے کہ انبیاء کے بعد ابوبکر کے سوا کسی دوسرے پر سورج نے طلوع اور غروب نہیں کیا -

خلافت اور وفات - سلہ ربیع الاول کے مہینے میں آپ حسب وعدۂ الٰہی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول خلیفۂ امت ہوئے اور مسلمانوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی - دو برس تین مہینے فرائض خلافت کے ادا کرکے جمادی الثانی کے مہینے میں ترسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی - آپ نے اپنے زمانہ خلافت میں اہل ردۃ کو نہایت حکیمانہ طور پر سیدھا کیا اور عرب کے باہر دین اسلام کے پھیلانے میں کامیابی حاصل کی - آپ رسول الثقلین کے پہلو میں دفن ہوئے - ایک سو بیالیس حدیثیں آپ سے مروی ہیں

ابوبکر باقلانی

(ابوبکر باقلانی) محمد ایک بڑے متکلم کا نام ہے - جنہوں نے ابوالحسن الاشعری کے مسلک کو اختیار کیا - الملل والنحل انکی مشہور کتاب ہے سنہ ۴۰۳ میں بمقام بغداد وفات پائی

ابوبکر رازی

(ابوبکر رازی) احمد بڑا حکیم اور طبیب تھا حکیم رازی بھی اسکو کہتے ہیں - سنہ ۲۴۰ میں پیدا ہوئے - تحصیل علم کے واسطے عراق - شام - مصر اور اندلس میں گئے تھے - بغداد میں بیمارستان کے مدیر اور طبیب رہے تھے - علم کیمیا - طب ریاضی اور ہیئت کے اندر آپ نے بہت خدمتیں کی تھیں - ان فنون میں آپ کی بہت سی تالیفات ہیں - مرض چیچک پر اول ہی اول جو رسالہ لکھا گیا وہ ابوبکر رازی ہی کی تصنیف ہے - ابن رشد اور ابن سینا کی تالیفات کی طرح انکی کتابوں کا بھی لیٹن میں ترجمہ ہوا ہے اور یورپ کے دارالعلوموں میں مدت تک وہ پڑھائی گئی ہیں - سنہ ۳۲۰ میں وفات پائی - انکی بہت مشہور کتاب کا نام (الحاوی) ہے جو تیس جلدوں میں ہے - اور علم طب کی سب شاخوں پر اس میں بحث کی ہے -

تاریخی اور علمی باتیں

بلنسیہ

بلنسیہ جسکو آجکل یورپ کے نقشوں میں والنشیا لکھتے ہیں اسپین کا مشہور شہر ہے جو اس کے مشرق میں سمندر سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے - وادی الکبیر جو اسپین کا مشہور دریا ہے اور جسپر اکثر پل بنے ہیں اسکے شمال میں لہریں مارتا ہوا سمندر میں جا ملتا ہے - دریا کا منظر نہایت عجیب ہے - اسکے دونوں کناروں پر سرسبز درخت جھوم رہے ہیں - اور دریا کا نیلگون پانی ان کے درمیان سے گذرتا ہے - بلنسیہ اسپین کا دارالحکومت شہر قرطبہ جسکو مسلمانوں کے عہد حکومت میں بڑی عزت تھی ۱۹۰ میل کے فاصلہ پر جنوب مشرق میں آباد ہے - شہر کے گرد ایک فصیل ہے جو ۳۰ فٹ بلند اور ۱۰ فٹ چوڑی ہے اور اسمیں آٹھ دروازے ہیں جن سے شہر میں داخل ہوتے ہیں شہر کے باہر کی عمارتیں خوشنما اور منظر دلکشا ہے - مگر اندر کے مکانات اونچے اور تاریک ہیں - بازار تنگ اور اسمیں دو تنگ سڑکیں پیچ وخم کے ساتھ چلی جاتی ہیں - آجکل اس شہر میں شیشے لوہے اور ریشم اور کتان کی صنعت جاری ہے - اور ریشم - شراب انگور اور زعفران کی تجارت ہوتی ہے - نارنگیاں تو اس کثرت سے ہوتی ہیں کہ ایک فصل میں انکے ۱۹۳ جہاز دوسرے ملکوں کو روانہ ہوتے ہیں ہر سال تین ہزار جہاز اس بندرگاہ میں آتے ہیں سلہ

بلنسیہ نہایت قدیم شہر ہے - جس کو ابوتیانہ قوم نے آباد کیا تھا - اگرچہ پومپی نے اسکو ویران کر دیا تھا مگر کچھ عرصہ کے بعد از سر نو آباد ہوا - مسلمانوں نے سنہ ۷۱۲ء میں جب اس کو فتح کیا تو اسپر قوم گاتھ حکمران تھی - سنہ ۱۰۹۴ء میں عیسائیوں نے اس شہر پر حملہ کیا اور وہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا -

سلہ چیمبرس جیوگرافکل ڈکشنری -

۶۵۸ھ شہر محدث ہیں۔ ادب اور اشعار میں خاص ملکہ تھا۔ سلاطین بنو حفص اور موحدین کو اندلس کی تباہی پر امداد کی طلب کے لئے جو فصیح و بلیغ رقعے مسلمانوں نے بھیجے وہ انہی کے قلم سے نکلے تھے مختلف مقامات میں قاضی رہے۔ علامہ ابن جوزی کے طریقے پر وعظ کہتے تھے۔ انکی تصنیفات یہ ہیں تاریخ جزیرہ میورقہ (میجورکا)۔ مختصر تاریخ ابن عساکر الصلوٰۃ وغیرہ۔

ابو احمد جعفر الخزاعی۔ المتوفی ۶۲۷ھ۔ مشہور محدث اور فقیہ ہیں۔

ابو عبد اللہ بن حبیش۔ محدث

ابو العباس بن امیہ۔ شاعر

ابن محرز۔ ولادت ۵۶۹ھ۔ وفات ۶۵۵ھ محدث اور نحو کے بہت بڑے عالم اور ادیب و شاعر تھے۔

ابن مجاہد۔ شاعر

ثابت الخشنی۔ المتوفی ۵۸۷ھ

ابو جعفر بن عبد الولی۔ شاعر

ابو الحکم۔ شاعر

ابن غمار۔ شاعر تھے۔ تونس میں عہدۂ قضا پر ممتاز تھے۔

ابن شقاس۔ المتوفی ۵۸۶ھ۔ شاعر۔ لغوی۔ ادیب مصر میں جا رہے تھے۔

ابن الحجر۔ ولادت ۵۳۲ھ۔ وفات ۵۹۸ھ قاری۔ محدث۔ ۵۶۱ھ سے ۵۷۶ھ تک حدیث کی تلاش میں مشرق کا سفر کرتے رہے۔ تجارت کرتے تھے۔

ابن جبیر۔ ولادت ۵۴۰ھ۔ وفات ۶۱۴ھ تین دفعہ حدیث کی تلاش میں مشرق کا سفر کیا محدث۔ شاعر۔ ادیب۔ انکا مفصل حال اس پرچہ میں اور آئندہ پرچوں میں ملے گا۔

ابن عبدون۔ شاعر

علی بن احمد۔ شاعر

ابن ہذیل۔ ولادت ۴۷۰ھ وفات ۵۶۴ھ لغت اور حدیث کے نامور عالم تھے۔ ایک مدت تک مشرق کا سفر کرتے رہے۔

ابن سعد الخیر۔ مشہور بدیہہ گو شاعر

رصافی۔ نہایت لطیف گو شاعر۔

بلنسیہ جو مسلمانوں کے عہد حکومت میں بعد ایک صوبہ کے تھا اس میں بہت سے قصبے اور قریے آباد تھے۔ جن میں سب سے مشہور قصبہ شاطبہ ہے جو خصوصیت کے ساتھ قرأت اور حدیث کا درس گاہ تھا۔ اور منظر کی لطافت اور خوبی کے لحاظ سے بھی بے نظیر تھا۔ یہاں کا کاغذ تمام اندلس میں مشہور تھا اور مصدر تھا۔ یہ تہا ۶۴۵ھ میں مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا۔[1]

ذیل میں ایک مختصر فہرست اُن مشہور علماء اور باکمال لوگوں کی دیجاتی ہے جو اس قصبہ میں پیدا ہوئے۔[2]

رضی الدین۔ ولادت ۵۷۷ھ وفات ۶۵۰ھ فن لغت کے مشہور اور مسلم استاد تھے۔ ابو حیان جو فن لغت اور نحو میں امام مانے گئے ہیں انہی کے شاگرد تھے۔

ابن عمات۔ ولادت ۵۴۳ھ۔ صحاح جوہری کی شرح کئی جلدوں میں لکھی۔ علم کی تلاش میں مشرق کا سفر کیا۔ حدیث کے نہایت مشہور عالم تھے۔ ۶۰۹ھ میں جنگ عقاب میں شریک ہوئے اور میدان سے غائب ہو گئے۔

ابن حیان۔ المتوفی ۵۴۴ھ۔ محدث

ابو الحسن بن عبد الولی۔ محدث

ابن لب۔ المتوفی ۶۲۱ھ محدث القاہرہ میں حدیث کا درس دیتے تھے۔

ابن سراقہ۔ ولادت ۵۹۲ھ وفات ۶۶۲ھ شاطبہ کے علماء اور مشائخ صوفیہ میں سے ہیں۔ حدیث کی تلاش میں مشرق کا سفر کیا۔

ابن یعقوب الخزرجی۔ قاضی بجایہ۔ قضاۃ اور علماء کے خاندان سے ہیں۔ اصول فقہ اور عربیت میں کامل تھے۔

ابن شلبہ۔ المتوفی ۶۳۵ھ۔ محدث

کے لئے مشرق کا سفر کیا۔

امام شاطبی۔ ولادت ۵۳۸ھ وفات ۵۹۰ھ محدث۔ فقیہ۔ نحوی اور فن قرأت کے امام ہیں حرز الامانی اور عقیلہ انکے دو منظوم رسالے فن قرأت میں ہیں جو نہایت مقبول ہوئے ہیں اور آجتک قاری انکو حفظ کرتے ہیں ۵۷۲ھ میں مصر کا سفر کیا۔ قاضی فاضل نے مدرسہ فاضلیہ میں درس دیا جو القاہرہ میں ہے۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ شاعر۔ نحوی۔ دمشق کے مدرسہ اتابکیہ میں درس دیتے تھے۔ سلطان صلاح الدین کی مدح میں قصائد لکھے۔

ابن ابی الربیع۔ ولادت ۵۵۹ھ وفات ۶۳۲ھ۔ قاری۔ محدث اور صاحب تصنیف تھے

ابن سعادہ۔ ولادت ۴۹۶ھ وفات ۵۶۶ھ۔ قاضی شاطبہ۔ حدیث۔ تفسیر۔ فقہ۔ لغت۔ ادب۔ اور علم کلام کے عالم تھے۔ ۵۰۸ھ میں مشرق کے سفر کو نکلے۔

منصف بلنسیہ کے مضافات میں ایک قریہ تھا۔ طارق بن یعیش المتوفی ۵۴۹ھ یہیں کا نامور فقیہ اور شاعر تھا۔

بطرنہ بھی ایک قریہ تھا جہاں عیسائیوں اور مسلمانوں میں مشہور معرکہ جنگ برپا ہوا۔ ابن خزاز اسی قریہ کا مشہور شاعر اور المریہ کے فرمانروا ابن صمادح کا مداح تھا۔

اسی طرح میں ایک اور قریہ تھا جو منیشہ کے نام سے موسوم تھا اس قریہ میں بکثرت علماء اور شعرا پیدا ہوئے۔ اندا بھی جسکے پہاڑوں میں رہ کر ہوا کہا ئیں ہیں بلنسیہ کے مضافات میں شامل تھا۔ ابو جعفر احمد بن حسن القضاعی المتوفی ۵۹۹ھ جو اندلس کے مشہور سیاح ابن جبیر کے ساتھ ہمسفر رہے تھے اسی قصبہ کے محدث تھے اور انکو حدیث کے سوا ادب اور فن طب میں بھی کمال حاصل تھا۔ غرناطہ کے گورنر عثمان بن عبد المومن نے انکو اپنا سکریٹری بنا لیا تھا۔

جزیرہ شقر جو ۶۳۹ھ میں مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا۔ بلنسیہ کے ساتھ حلقہ انتظام میں شامل تھا۔ ابن حاضر المتوفی ۶۳۹ھ اسی جزیرہ کے عالم تھے جنہوں نے حدیث کے لئے مشرق کا سفر کیا اور القاہرہ میں وفات پائی۔

---

[1] نفح الطیب جلد اول صفحہ ۱۰۸ و جلد دوم صفحہ ۷۶۲۔

[2] نفح الطیب کے مختلف مقامات سے ماخوذ ہے

فال عین قلزم - کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اور ریلوے سٹیشن پر ہمارے فریق مخالف کے بھی چند آدمی تھے ان میں سے ایک آکر ضرورۃ الامام دکھا دکھا کر کہتا تھا کہ میں مرزا صاحب کی کتابیں پڑھتا ہوں۔ "محمد حسین مہدی کا پہلے سے منکر ہے" "مجھے وہ تازہ اشتہار دو جو ابھی نکلا ہے" غرض وہ اپنی چالاکی اور لن ترانی سے اپنے آپ کو ایک بڑا ہوشیار اور مدبر سمجھتا تھا اور اپنی گفتگو سے بتلاتا تھا کہ میں تم کو ایک سادہ گروہ سمجھتا ہوں۔ بہرحال وہ اشتہار سٹیشن پر پڑھا گیا جس میں عبدالحق غزنوی کے اوس اشتہار کی قلعی مولوی عبداللہ ٹونکی اور مولوی غلام محمد بگوی نے کھولی ہے کہ حصول فتوے سے متعلقہ محمد حسین میں کوئی دھوکا اور فریب نہیں۔ الغرض وہاں سے چلے

لیل میں ڈیرہ - ہم پچیس تیس آدمی کے قریب تھے جب موضع لیل کے پاس پہونچے تو عورتیں بچے جوان بوڑھے جس بڑے شوق نگاہیں سے ہماری طرف دیکھ رہے تھے اوس کا بیان ہم الفاظ میں نہیں کرسکتے الغرض فرودگاہ مجوزہ میں پہونچے کچھ دیر توقف کرکے وضو کیا اور نماز ظہر مولانا مولوی نورالدین صاحب نے پڑھائی - اور حضرت اقدس کی راہ تکنے لگے

لیل والوں کی دعوت - کھانے کے انتظام کے لئے جناب حکیم فضل الدین صاحب اہتمام کرنے والے تھے کہ مالکان مکان نے نہایت منت سے جس سے اون کے جوش اور اخلاص کا پتہ لگ سکتا ہے عرض کی کہ ہماری دعوت قبول کی جاوے چنانچہ اونکی دعوت منظور کی گئی اور اون کے عورت و مرد طیاری میں لگے۔ جس مکان میں ہم اترے تھے اوس کے اردگرد عورتوں بچوں کا ایک ہجوم ہو جاتا تھا۔

فرودگاہ منتقل ہوتا ہے اور مجبوری دعوت منظور نہیں ہوسکتی - ابھی دعوت کرنیوالے سامان خریدنے ہی کو تھے کہ خبر آئی کہ جناب حضرت اقدس مع خدام والا موضع کہنڈہ میں رونق افروز ہوچکے ہیں اور وہیں قیام فرمایا ہے اور احباب کو وہیں بلایا ہے۔ اس خیال پر کہ شائد جناب کو اس فرودگاہ۔ مالکان مکان کی دعوت، اون کی سچی محبت اور اخلاص کا حال معلوم نہو مناسب یہ سمجھا کہ عرض کیا جاوے۔ اور بغرض تعمیل حکم سب نے اسباب اٹھا کر باہر رکھو لئے اور مالکان مکان کو سامان دعوت کرنے سے روکا گیا۔

لیل سے کہنڈہ چلو - آخر حضرت اقدس کے ارشاد کے موافق لیل سے سب احباب موضع کہنڈہ کو روانہ ہوے جو ایک میل سے کچھ زیادہ فاصلے پر واقع ہے اور وہاں کوئی سوا تین بجے کے قریب جا پہونچے حضرت اقدس مع خدام والا پہونچ چکے تھے اور نماز عصر پڑھ چکے تھے۔

تبدیلی فرودگاہ کا باعث - ناظرین! یہ امر آپ کو تعجب میں نہیں ڈال سکتا بلکہ آپ کے ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا کہ فرودگاہ کیوں بدلی گئی - ہم لوگ تو بسواری ریل آئے تھے اور حضرت اقدس جیسا کہ معلوم ہے بسواری پالکی۔ یہ امر مقرر شدہ تھا کہ مقام نزول لیل ہی ہوگا مگر حضرات اقدس کو راستہ میں رانی ایشر کور (رکھنہ دہام سردار جیل سنگھ کی بیوہ) کا خاص آدمی پیام لیکر ملا۔ کہ آپ میرے ہاں قیام فرماویں وہ رقعہ ہم کو نہیں مل سکا بہرحال اوس نے نہایت اخلاص اور جوش سے حضرت اقدس کو وہاں ٹھیرانا چاہا۔ اور حضرت اقدس نے منظور فرمالیا۔

اللہ تعالیٰ کے کام میں مصلحت ہے - جب لیل سے روانہ ہوکر کہنڈہ آ پہونچے تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ "اللہ تعالےٰ کے ہر کام میں مصلحت ہے چونکہ سنا گیا ہے کہ محمد حسین بھی وہاں اُترنے والا تھا اس لئے اچھا ہوا کہ ہم وہاں نہیں ٹھیرے ایسے لوگوں سے دور ہی رہنا اچھا ہے۔"

رانی ایشر کور کی نذر اور دعوت تھوڑی دیر کے بعد رانی ایشر کور نے اپنے اہلکاروں کے ہاتھ ایک تھال مصری کا اور ایک باداموں کا بطور نذر پیش کیا اور کہلا بھیجا۔

بڑی مہربانی فرمائی میرے واسطے آپکا تشریف لانا ایسا ہی جیسے سردار جیمل سنگھ آنجہانی کا آنا۔ یہ مطلب تھا اس پیغام کا جو وہ اہلکار لائے اور دعوت کے لئے بھی کہا۔ حضرت اقدس نے نہایت سادگی اور اس لہجہ میں جو ان لوگوں میں خداداد ہوا ہے فرمایا کہ اچھا آپ نے چونکہ دعوت کی ہے ہم یہ نذر بھی لے لیتے ہیں۔

رانی ایشر کور کا ضمناً تذکرہ اور اسکی مہمان نوازی۔ رانی ایشر کور جو ایک بڑی لیئق اور منتظم عورت معلوم ہوتی ہے سردار جیمل سنگھ رئیس کی بہو ہے اولاد نرینہ کوئی نہیں صرف ایک لڑکی ہے سندر سنگھ ایک رئیس کے گود بیٹھے کیا تھا اس کا بھی انتقال ہو گیا اور اسکی یادگار دو لڑکے ہیں جو [illegible] گیا رہ [illegible] آمدنی [illegible] کہا جاتا ہے کہ قریباً دو لاکھ سالانہ سے زیادہ [illegible] زمین کی مالکہ ہیں ہم رانی صاحبہ کے متعلق پھر بھی کچھ لکھیں گے غرض نہایت فراخدلی اور اخلاص کے ساتھ دعوت کی گئی۔ اور ہر طرح سے مہمان نوازی کا پورا حق اپنے مقدور کے موافق رانی صاحبہ نے ادا کیا۔ اہلکاروں نے جس معروفیت سے خدمت کی اُن کی نیک بختی کی دلیل ہے۔ مکان بہت وسیع فرش سے آراستہ تھا۔ کھانا تکلف دیا اور ہر طرح سے آرام [illegible] خدا تعالیٰ اُس کو اس عمل خیر کی جزائے خیر دیگا۔

ایک سائل۔ کھانا کھا چکنے کے بعد ایک سفید ریش شخص کی بابت عرض کیا گیا کہ وہ کچھ عرض کرنا چاہتا ہے حضرت اقدس نے نہایت فراخدلی سے فرمایا ہاں۔ چنانچہ وہ شخص پیش ہوا۔ اور اس نے اپنی درخواست منظوم پیش کی۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ **استقلال** سے اگر **طبیب** کا علاج کیا جاوے وہ بہت مہربان ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ فائدہ بھی دیتا ہے اس پر مولوی صاحب نے جنکا تذکرہ بھی موجود تھا فرمایا کہ اس کے لئے **عرق شیر** مناسب ہوگا بہر حال اگر آپ صبح کو قارورہ دکھائیں تو میں پھر غور کروں گا اس کے بعد حضرت **امام** نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور سب اہل مجلس نے آپ کے ساتھ دعا کی۔ **ان اللّٰہ یفعل مایشاء**

بیعت۔ اس کے بعد منشی محمد [illegible] ٹھٹھاری نمبر نے درخواست بیعت کی چنانچہ حضرت اقدس نے اس کو داخل بیعت فرمایا۔

کیا سفر میں روزہ نہیں؟ اس کے بعد آپ سے دریافت کیا گیا کہ سفر کے لئے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ **فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر** یعنے مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے اس میں امر ہے یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جسکا اختیار ہو رکھ لے جس کا اختیار ہو نہ رکھے میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہیئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں مگر **عدۃ من ایام اخر** کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔

اس پر مولوی نور الدین صاحب نے عرض کیا کہ پھر بھی تو [illegible] جنہیں کچھ روزے رکھنے چاہئیں

(ہم اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ ایک موقع پر حضرت اقدس نے فرمایا تھا کہ سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا یہ غلطی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے)

اس کے بعد اکثر لوگ اپنے اپنے بستروں پر جا بیٹھے

اور احباب آتے ہیں رات کو جو گاڑی آئی اس میں کپورتھلہ۔ جالندھر۔ جہلم۔ لاہور وغیرہ مقامات سے اور بھی احباب کثرت سے آگئے غرض ۲۹ کی رات اسی طرح ایک جلسہ کے طور پر گذری

۳۰ جنوری ۱۸۹۹ء

نماز صبح صبح کی نماز دو مختلف مکانوں میں دو جگہ پر ادا ہوئی۔ اور بعد نماز ہی روانگی کا حکم ہوا۔

کیمپ کو چلو! سورج کی شعاعیں مشرق سے ابھی پورے طور پر نکلی بھی نہیں کہ یہ قافلہ جس کا قافلہ سالار وہ امام ہے جو خدا تعالیٰ کا مامور ہو کر آیا ہے کوٹھی سے کیمپ کو چلا۔ عام لوگوں کا انبوہ اور ہجوم ایک عجیب اثر ڈال رہا تھا۔ اور وہ **قبولیت** و **محبت** جو دلوں کو تری بتلا رہی تھی کہ یہ سب [illegible] کی طرف سے ہے۔ غرض آہستہ آہستہ معمولی رفتار سے دریا بیاس کی طرف چلے جب ریلوے سٹیشن کوئی دو میل کے فاصلہ پر رہ گئے تو سامنے موضع [illegible] سے کوئی چار یا پانچ آدمی نکلتے ہوئے دکھائی دئیے

وہ دوڑتا ہوا کون ہے؟ اس گروہ میں سے کسی کی آنکھ [illegible] دوڑ رہا تھا ایک آدمی نے ہمارے کان میں کہی کہ وہ کون دوڑتا ہے [illegible] [illegible] کو [illegible] کرنے کے لئے دامن اٹھائے بھاگا جا رہا تھا۔

یہاں سے سبق لو! چونکہ صادق اور مامور من اللہ ہر آن ایک **راحت** اور **لذت** میں ہوتا ہے وہ غصہ اور بے صبری سے بیقرار نہیں ہو جاتا انکی کاروائیاں نہایت جوش اور سرگرمی سے ہوتی ہیں مگر **برودت** اور استقلال کے رنگ میں برخلاف ان کے

بالاوسط ڈیڑھ سو آدمی تھے اور کل تعداد
تین ہزار کے قریب تھی۔ لوگوں میں جو محبت
اور جوش۔ صدق اور اخلاص تھا اس سے
معلوم ہوتا تھا کہ یہ اس عزیز خدا کا کام ہے
جو جسکو چاہے عزیز الملک بنا دے۔
چونکہ روانگی کا بھی خیال تھا مولانا مولوی
نور الدین صاحب خطبہ کے لئے کھڑے
ہوئے جو خطبہ آپ نے پڑھا دوسرے موقعہ
ہم نے درج کیا ہے۔ خطبہ میں ایک خاص
جوش اور اثر تھا صدہا آنکھیں تھیں جو رو رہی
اور صدہا دل متاثر ہو کر اپنے آثار چہروں
سے دکھا رہے تھے۔
خطبہ کے وقت تک کارخانہ کے مزدوروں کو
بھی رخصت مل چکی تھی اور ہندو مسلمان بچے
بوڑھے حلقہ باندھے ہوئے ایک
دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ بیچ میں
نماز ہو رہی تھی اور اردگرد حلقہ تھا۔
آخر نماز ادا ہوئی۔ پھر کارخانہ کے بعض
انگریز بھی جوش زیارت سے بے تاب
ہو کر چلے آئے اور اکثر لیڈیاں بھی آئیں
جو اژدہام کی وجہ سے رسائی نہ پا سکیں
انگریزوں نے آرزو ظاہر کی کہ مرزا صاحب
اپنے دیدار فیض آثار سے ان کو بہرہ مند
کریں چنانچہ آپ سامنے آکھڑے ہوگئے
اس وقت جو نور آپ کے چہرہ پر
تھا اس کا نقشہ کھینچنا کسی مصور کا کام
ہے۔ مسرت مجسم بنے ہوئے تھے۔
عرصہ تک وہ انگریز دیکھتے رہے اور
گویا محو ہوگئے۔ پھر نماز عصر کے لئے جماعت
کھڑی ہوئی اور وہ چلے گئے۔ بعد ادائے
نماز لوگوں کا انبوہ حد سے گذر گیا
چلنے کو راستہ نہ ملتا تھا آخر عبادت علی
نام ایک شخص نے کہا کہ حضور لوگ دور
دور سے کاروبار چھوڑ کر آئے ہیں
حضور اس پل پر کھڑے ہو کر سب کو
زیارت کرا دیں چنانچہ آپ کھڑے ہوئے
اور اس شخص نے آواز بلند سے کہا کہ

تین سو قدم کے اندر آدم زاد ہی
نظر آتے تھے۔ آپ چند منٹ وہاں
کھڑے رہے اور پھر اتر آئے اور چلے
آئے اور کئے بعد لوگ کھنڈہ تک ہمراہ
گئے۔

کھنڈہ سے روانگی۔ حضرت اقدس
تھوڑی دیر ٹھہر کر کھنڈہ سے براہ
راست دار الامان کو روانہ ہوئے
اور حضور کے ہمراہ کوئی ستر اسی آدمی
ہوں گے۔ اور ہم اور چند اور بھائی
براہ ریل جانے کے لئے دھاریوال
کو چلے۔ راستہ میں بیسیوں آدمی
ملے جو دوڑے چلے آتے تھے
اور پوچھتے جاتے تھے کہ "سرکار"
ابھی روانہ تو نہیں ہوئے۔ الغرض
دھاریوال اور کھنڈہ کے درمیان
لوگوں کا ایک تانتا سا لگا ہوا تھا۔
جس سے اس قبولیت کا پتہ لگتا
تھا جو خدا نے اس امام کو دی ہے
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

رپورٹ جلسہ سالانہ

آخرکار وہ رپورٹ جس کا ایک سال
سے انتظار تھا شائع ہوگئی ۱۹۲ صفحہ
پر ختم ہوئی ہے۔ مضامین کی نسبت
ہم کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں
کیونکہ حضرت اقدس امام ہمام علیہ
الصلوٰۃ والسلام کی تین زبردست
اور عظیم الشان تقریریں ہیں جو گویا
رپورٹ کی روح ہیں ان پر
تقریروں میں تقویٰ کے مراتب۔
نماز کی فلاسفی۔ اخلاق فاضلہ
کی کیفیت معجزات اور خوارق
کی حقیقت کے علاوہ قرآن کریم
کے صدہا معارف اور حقائق
بیان فرمائے ہیں جو صرف دیکھنے
سے تعلق رکھتے ہیں۔
پھر جناب مولانا مولوی عبدالکریم
صاحب سیالکوٹی کی دو زبردست
تقریریں ہیں جنہیں قرآنی تحدیوں
اور پیشگوئیوں کی فلسفی پر بحث کی
گئی ہے اور قرآنی تعلیم اور اسکی
بے مانندیت پر عجیب اور لطیف پیرایہ
میں گفتگو کی ہے۔ اور اعجاز قرآنی
پر ایک گہری نگاہ ڈالی ہے پھر جناب
حکیم مولانا مولوی نور الدین صاحب
مشہور فاضل واقف اسرار قرآنیہ
کی ایک لطیف تقریر ضرورت
خلافت پر ہے۔ جسکے ضمن میں
بے بہا معارف قرآن بیان فرمائے
ہیں۔ آخر میں مولوی مبارک علی
صاحب سیالکوٹی کا فارسی قصیدہ
اور مولوی قاسم الدین بی اے
کا عربی قصیدہ درج ہے۔ شروع
میں خاکسار ایڈیٹر کی طرف سے
ایک انٹروڈکشن ہے جسمیں حضرت
اقدس کی گذشتہ سالہ کارروائی
پر ریویو کیا ہے۔
غرض ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ
کتاب شروع کر کے ختم کئے
بدوں چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا
چونکہ کتاب کی طبع ہونے پر بایں
وجہ کہ کتابت امرتسر کرائی
جاتی تھی اور تمام ضروری سامان
پریس کاغذ وغیرہ دوسری جگہ سے
لانا پڑا ہے خرچ امید سے
زیادہ آگیا ہے اس لئے
قیمت ایک روپیہ رکھی گئی ہے۔
مگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ دُرِّ بے بہا
جو قرآنی معارف و اسرار ہیں
اس قیمت پر بھی سستے ہیں
جن احباب نے بہ نظر امداد کارخانہ